ضبط و ترتیب
مولانا حافظ عرفان الحق حقانی

امت مسلمہ علماً مشائخ اور اسلام دشمن قوتوں کو پیغام

دیوبند کانفرنس میں مولانا سمیع الحق کے تاریخی خطاب کا متن

جمعیت علمأ اسلام اور جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے پشاور کے دیوبند کانفرنس کے خطاب کا مکمل متن۔ اس خطاب کو کانفرنس میں شریک ہر طبقہ نے کانفرنس کا کلیدی اور الہامی خطاب قرار دیا۔ خطاب میں امت مسلمہ، اور اسلام دشمن عالمی طاقتوں کو مخاطب کر کے علمأ امت کو ان کی ذمہ داریوں پر توجہ دلائی گئی ہے۔......(ادارہ)

سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم نحمده ونصلى على رسوله الكريم انما يخشى الله من عباده العلمأ وقال النبى صلى الله عليه وسلم العلما ورثه الانبياء۔

میرے مخدوم صدر گرامی قدر حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے معزز قابل احترام علماء کرام، مشائخ عظام اور میرے عزیز طالب علم ساتھیو اور تمام معزز حاضرین میں سب سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی طرف سے بھی اور جامعہ حقانیہ کی طرف سے بھی جس کے بلا مبالغہ ہزاروں فارغ التحصیل علمأ کرام اور مشائخ و فضلاء کرام ملک کے گوشے گوشے سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ جامعہ حقانیہ کے ایک خادم کی حیثیت سے میں سب کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں اور اپنی جماعت جمعیت علمأ اسلام جو پورے ذوق و شوق اور زور و شور سے پورے ملک سے اس عظیم تاریخی اجتماع میں حصہ لے رہی ہے۔ اس کی طرف سے بھی تمام منتظمین کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو تہہ دل سے خراج تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس اس وقت کی بہت اہم ضرورت تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اہم چیلنجوں کے موقع پر اس اجتماع کا انعقاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید غیبی ہے۔

حاملین امانت خداوندی:

میرے محترم بزرگو! اس اجتماع کے ذریعہ ہم ہندوستان سے اور مادر علمی دیوبند سے آئے ہوئے اکابر

کو یہ بھی بتلانا چاہتے ہیں کہ آپ کے شاگردوں کو جو امانت آپ نے سپرد کی تھی وہ امانت انہوں نے اگلی نسلوں تک پہنچائی اور اس امانت کے ساتھ ہم نے کیا کیا اور اس کو کتنا آگے بڑھایا۔ ہم اس کی ایک جھلک دکھانا چاہتے ہیں کہ آج وہ دارالعلوم دیوبند اصلها ثابت وفرعها في السماء کا مصداق بنا ہوا ہے۔ اس شجرہ طیبہ کی شاخیں پھیلتی جارہی ہیں اور مدینہ منورہ کے پاور ہاؤس سے جو مرکز دیوبند کی شکل میں روشن ہوا اس پاور ہاؤس کی روشنی کو ہم ٹرانسفارمروں کے ذریعہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا رہے ہیں۔ اس کا ایک نمونہ آج یہاں ان علماً' مشائخ اور سینکڑوں اور ہزاروں مدارس کی شکل میں پاکستان میں سامنے ہے۔ اب اس بکھرے ہوئے شیرازے کو متحد کرنے کا وقت آگیا ہے وحدت امت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ اس کے لئے ایک عملی کوشش ہے اور اس کا آغاز آج ہم اپنے گھر سے کر رہے ہیں۔

دیوبند اور علماً دیوبند کے بکھرے ہوئے شیرازے کو مشترکات پر متفق کرنے کیلئے اور متفقہ امور پر ایک دوسرے کے ساتھ جڑنے کیلئے ہم عملی نمونہ پیش کررہے ہیں اور اس کی دلیل میری شکل میں آپکے سامنے ہے کہ میں نے اور میری جماعت نے اور جامعہ حقانیہ نے اپنی تمام توانائیاں صرف کرتے ہوئے ایک عظیم متفقہ مقصد کیلئے اس کانفرنس میں شرکت کر کے اس کا عملی ثبوت دیا۔

میرے محترم بزرگو! برصغیر میں انگریز کے آنے کے بعد جب ہمارا نظام تعلیم تہس نہس ہوا اسلامی کلچر تباہ ہورہا تھا اور ہندوستان کی وہ ہندو تہذیب جو ساری امتوں اور قوموں کو کھا جاتی تھی جسے علامہ حالی جیسے شاعر نے اکال الامم (قوموں کو کھا جانے والی) کہا تھا وہ ہندو تہذیب و تمدن اور ہندوستان کی کلچر جس نے آریائی قومیں اور دنیا بھر کی ثقافتوں کو اپنے اندر جذب کر کے شرک' کفر و الحاد تو ہم پرستی میں محو اور مدغم کر دیا تھا' محمد بن قاسمؒ ثقفیؒ اور ہمارے اکابر کے آنے کے بعد اسلام کی صداقتیں حقانیت کے بل بوتے پر وہ تہذیب اسلام کو اپنے اندر جذب نہ کرسکی اور مسلمان اپنا تشخص قائم و دائم رکھ کر اسی طرح رہے۔ وہ تہذیبوں کو کھانے والی اسلام کی تہذیب کو کھا نہ سکی۔

اسلامی تہذیب و کلچر کی حفاظت :

لیکن انگریز کے آنے کے بعد دو خطرے سامنے آئے ایک ہندوستان کی تہذیب و کلچر جو شرک اور توہمات پر کھڑی تھی اور ایک انگریز کی اسلام دشمنی اور سیکولرازم اور مغربی تہذیب جو الحاد دھریت پر مبنی تھی۔ ہمارے اکابر نے بروقت قدم اٹھایا اور دارالعلوم دیوبند کی شکل میں ایک مدرسہ قائم کیا یہ ایک الہامی اقدام تھا مدرسہ بھی الہامی اور اس کے خدوخال بھی سارے الہامی تھے۔ ہمارے بزرگوں نے لکھا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی عمارتوں کے نقشے تک میں الہامی تائید و رہنمائی ہوتی تھی۔ اہل اللہ خواب میں دیکھتے تھے کہ ہال' میدان اور

درسگاہ کا نقشہ ڈالا گیا ہے اور رات کو حضور ﷺ خواب میں تشریف لاتے ہیں اور نقشے کے بارے مشورہ دیتے ہیں کہ یہ نقشہ ایسا کرو یہ جگہ اور صحن تنگ ہوگا اور وہ اہل اللہ صبح اٹھ کر بتاتے تھے کہ دیکھو یہ نقشہ تبدیل کرنا ہے' ہمیں منامی طور پر حکم ہوا ہے کہ اسے اس طرح بناؤ۔ تو جو بزرگ یہ حال بتانے گئے انہوں نے دیکھا کہ جو نقشے انہوں نے خواب میں دیکھے تھے اسی طرح وہ زمین پر بنے ہوئے موجود تھے۔

یہ اللہ کی طرف سے ایک نظام اور تحریک تھی اب اسلام کی حفاظت کے لئے یہ نظام ضروری تھا۔ یہ نظام مدارس یہ نصاب یہ تعلیمات یہ سلسلہ سارا انگریز کے آنے سے پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ شر سے خیر کو نکالتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انگریز کے آنے سے ایک خیر کی بڑی صورت یہ سامنے آئی کہ یہ آزاد مدارس قائم ہوئے للھیت اور اخلاص کے ساتھ قرآن و سنت کی تعلیم شروع ہوئی انگریز نہ آیا ہوتا تو اسلامی ادوار میں بھی ایسا آزاد نظام مدارس قائم نہ ہوتا ہر شر سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے خیر نکالتا ہے وہ نظام ایسا پھلا پھولا کہ مشعل سے مشعل روشن ہوتی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر دینی تشخص' توحید و سنت کی تعلیم اور کتاب اللہ سے وابستگی' اسلامی حمیت اور غیرت اور حریت کیلئے سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ ہے اور جہاد و شہادت کا جذبہ ہے تو وہ اسی نظام کی وجہ سے ہے جو کہ دارالعلوم دیوبند سے شروع ہوا۔

ایٹم بم سے زیادہ خطرناک:

آج مغربی اقوام امریکہ اور اسلام دشمن قوتیں سب حیران ہیں اور اس بات پر متفق ہوگئے ہیں کہ یہ نظام ہمارے لئے بہت خطرناک ہے بلکہ اسے وہ ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک سمجھتے ہیں۔ وہ تجزیہ کرتے ہیں کہ اس نظام میں آخر کون سی تعلیم اور کیسی تربیت دی جاتی ہے کہ اس سے ایسے فولادی انسان نکلتے ہیں کہ ساری کفر ملت واحدہ بن کر ان کے خلاف اکٹھی ہو جاتی ہے اور پھر بھی ان میں لچک اور مداہنت نہیں آتی ہے۔ یہ طالبان کیسی مخلوق ہے اور جہاد کا کیسا جذبہ ہے افغانستان میں وہ یہ نقشہ دیکھ رہے ہیں جس کا جذبہ افغان قوم نے افغانستان میں ۱۲۔ ۱۳ سال تک دکھایا۔ میں اکثر یورپین' امریکن اور مغربی میڈیا کے نمائندوں سے تنگ آجاتا ہوں کہ وہ ایک دفعہ نہیں بار بار دارالعلوم آتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں کہ طالبان کیا ہیں؟ اور مدارس کے طلباً کیا ہیں؟

میں انہیں کہتا ہوں کہ بار بار کیوں آتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تہہ تک پہنچنا چاہتے ہیں کہ یہ مضبوط ترین کردار کیسے پیدا ہوتا ہے کہ ان کو کوئی ہرا نہیں سکتا پابندیاں ان پر اثر انداز نہیں ہوتی ہیں اور ورلڈ بینک' آئی ایم ایف کے یہ محتاج نہیں ہو رہے ہیں اور ساری کائنات ایک طرف اور وہ اپنے موقف پر بالکل ڈٹے ہوئے ہیں ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کردار اور مضبوطی کہاں سے اور کیسے پیدا ہوتی ہے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ یہ کردار دیکھنے سے' یہاں آنے سے اور سرسری اندازہ لگانے سے معلوم نہیں ہوگا۔

میں ان سے کہتا ہوں کہ سو ڈیڑھ سو عیسائی یہودی امریکن اور یورپین نوجوانوں کو منتخب کر کے ٹیسٹ کے طور پر ہمارے حوالے کر دو ہم ان کو اسلام لانے پر مجبور نہیں کریں گے ان کو ان مدرسوں میں داخل کراؤ 'ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا' چلنا پھرنا سکھاؤ' ان کو قرآن و سنت اور ہمارے اس سارے نصاب کو پڑھنے کا موقع دو پھر آپ کو خود پتہ چل جائے گا کہ یہ کردار و مضبوطی کیسے پیدا ہوتی ہے ۔ من لم یزق لم یدر

یہ زمین پر بیٹھ کر قربانیاں دے کر اور عظیم مشقتیں سہنا یہ وراثت نبوت کا تقاضا ہے اور نبوت جیسی وراثت بہت نایاب اور قیمتی چیز ہے۔ تو اس نظام پر وہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ یہ ہماری موت کا پیغام ہے

سب سے بڑا ٹارگٹ :

اور آپ طلبا' علماء دینی مدارس اور دار العلوم دیوبند سے نکلی ہوئی شاخوں کو انہوں نے بڑا ٹارگٹ بنا کر اس پر نمبر (۱) سرخ نشان لگایا ہوا ہے۔ امریکہ کا نہ اب روس دشمن ہے نہ روس کا امریکہ۔ اور بھارت اور چین میں یہ ساری دشمنیاں ختم ہو گئیں ہیں' آج یہود و نصاریٰ' امریکہ و یورپ' روس اور یورپین یونین یہ سب آپ کے مقابلے میں ایک مٹھی ہو گئے ہیں یہ کس نے کیا ہے؟ یہ آپ لوگوں نے اور آپ کی اس تحریک اور جہاد اور تعلیمات نے ان کو ایک کر دیا۔ بہت پہلے روس کو نیکسن نے خط بھیجا تھا کہ ہم آپس میں لڑ رہے ہیں لیکن ہماری قوت اور طاقت ضائع ہو رہی ہے۔ ان گدڑی پوش اور چٹائیوں پر بیٹھ کر پڑھنے والوں پر ہماری نظر نہیں پڑی ہے یہ تو ہمارے خلاف چھاؤنیاں ہیں یہاں سے ایٹم بم تیار ہوتے ہیں۔

برٹش سامراج :

آپ حضرات نے دیکھا کہ دار العلوم دیوبند سے نکلنے والے علمأ اور مجاہدین نے عزیمت اور استقامت کے کیا کیا باب رقم کئے' شاملی اور پانی پت کے میدانوں میں اور پھر وہیں سے شیخ الھندؒ کی ریشمی رومال کی تحریک اور یہ آج تک کا سلسلہ اس کے نتیجے میں بہت بڑی برٹش سامراج پیوند خاک ہو گئی' بہت بڑی ناشکری ہے جو برصغیر کی آزادی میں ان علمأ مشائخ مجاہدین اور شہداء کو بھول جاتے ہیں' ان کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہیں آتا لیکن اللہ کی صحیفوں میں ان کے نام درج ہو چکے ہیں' اور ان ہی کی وجہ سے یہ برصغیر آج آزاد ہے اور سفید سامراج کے ختم ہونے پر پوری دنیا میں انقلاب آیا۔

سرخ سامراج سوویت یونین کا خاتمہ :

پھر بعد میں جب سرخ سامراج آیا تو تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ دار العلوم دیوبند سے نکلے ہوئے ایک مرد حق' مرد درویش' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحقؒ نے اکوڑہ خٹک میں جو شمع جلائی وہ جامعہ حقانیہ جسے اکابر دیوبند ثانی کہتے تھے آج اس دار العلوم دیوبند کے ایک بچے سے یعنی جامعہ حقانیہ سے اللہ نے

سرخ سامراج کو تہس نہس کروایا۔ اس دس سالہ جہاد میں ہزاروں علماً حقانیہ شہید ہوئے، سینکڑوں علما نے قیادت و کمانڈ کی۔ یہ سرخ سامراج کا تہس نہس ہونا یہ بھی دار العلوم دیوبند کا بالواسطہ اثر ہے۔ سویت یونین تہس نہس نہ کر دیا جاتا تو پاکستان اور عرب امارت تک ان کا شیطانی منصوبہ تھا لیکن یہ جنگ علماً، فقراً، مشائخ نے لڑ کر یہ شیطانی منصوبہ خاک میں ملا دیا۔

دار العلوم دیوبند کیا ہے؟ یہ مدارس کیا ہیں؟ اسکے نصاب کا اثر کیا ہے؟ اس کا نظام کیسا ہے؟ ان کے مدارس کیسے ہیں؟ ان سب کا آپ نے نتیجہ دنیا بھر میں دیکھ لیا کہ اللہ اکبر کے نعروں سے انہوں نے ایٹم کا کام لیا اور ہزاروں علماً شہید ہوئے، اور آج سویت یونین نیست و نابود ہو گیا اور سویت یونین کا نام تک نہیں رہا اور اب امریکہ بلا وجہ اپنی موت کو دعوت دے رہا ہے۔ وہ سویت یونین سے عبرت نہیں لے رہا ہے کہ علماً اور فقراً کے ہاتھوں اس کا کیا حشر ہوا؟ اسے سبق لینا چاہیے تھا اسکو اپنی پالیساں تبدیل کرنی چاہیں تھیں لیکن وہ باؤلے کتے کی طرح اور دیوانہ ہو گیا ہے اصل میں دینی مدارس اور جہاد کے اس نظام کی وجہ سے اس کی دشمنی ہے اور وہ اس نظام کو تہس نہس کرنے کا اعلان کر رہا ہے۔

دو تہذیبوں کی جنگ :

حضرات! بات کسی مدرسے کی یاد منانے کی نہیں ہم جشنوں کے قائل نہیں ہیں کسی جامعہ اور اس کے منصوبوں اور عمارتوں کی بات نہیں ہے ہم اس مقصد کیلئے یہاں نہیں جمع ہوئے ہیں کہ ہم اپنے کارناموں پر فخر کریں بلکہ ہم اس نظام اور تعلیمات کو اگلی نسل تک منتقل کرنا چاہتے ہیں یہ اولمپک کی شمع کیا ہوتی ہے وہ تو ایک معمولی کھیل اور مذاق ہے اور یہ لوگ ایک دوسرے سے فخر کے ساتھ لے کر بھگاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ اولمپک کی شمع سے اونچا اور عظیم فانوس نبوت و فانوس مدینہ ہے اس کو ہم اسی طرح ایک سے ایک آگے آگے جلاتے رہیں گے اور اسے آگے پھیلاتے رہیں گے۔ بات یہاں جامع دیوبند یا حقانیہ یا کسی مدرسے کی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ اس وقت دو نظاموں اور دو تہذیبوں کی جنگ شروع ہو چکی ہے اور کفری تہذیب ساری ملت واحدہ ہو چکی ہے اس تہذیب کا علمبردار امریکہ ہے اور ساری شیطانی قوتیں ایک ہو کر اس میدان میں داخل ہو چکی ہیں۔ وہ نیو ورلڈ آرڈر کے نام پر اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتا ہے وہ مسلمانوں کو برداشت کرتا ہے لیکن وہ مسلمانوں کی تہذیب و تمدن و کلچر، سیاسی آزادی، استحکام، وجود اور تشخص انفرادی کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اب وہ جنگ کا آغاز کر چکا ہے اور جنگ میں کود چکا ہے۔

شرمناک منافقانہ پالیسیاں :

اس جنگ کا مظاہرہ ہم ان کے انتہائی ظالمانہ شرمناک منافقانہ پالیسوں میں دیکھتے ہیں کہ ملت کفر کیلئے

اور ملت مسلمہ کیلئے ان کی پالیساں جدا جدا ہیں۔ اس کا مظاہرہ آپ کشمیر میں دیکھ رہے ہیں کہ وہاں کوئی بنیادی حقوق امریکہ کی نگاہ میں سلب نہیں ہورہے ہیں وہاں کوئی پابندی نہیں لگائی جارہی ہے۔ وہاں کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دی گئیں اور مشرقی تیمور میں جب عیسائیوں کے فائدے کی بات آئی تو وہ قرارداد جبراً نافذ کرادی گئی۔ جس قرارداد سے مسلمان مارا جائے 'افغانستان' عراق اور لیبیا پر پابندیاں لگائی جائیں 'وہ قراردادیں باب ہفتم میں شامل ہوتی ہے یعنی وہ معطل نہیں ہیں' وہ قابل عمل اور ضروری ہیں اور جو قرارداد کشمیر 'بوسینا' چیچنیا' اور افغانستان کو فائدہ پہنچاسکتی ہے وہ ڈسبین (ردی کے ٹوکرے) میں ڈالے گئے ہیں۔ یہ پالیساں علی الاعلان اسلام دشمنی کی غمازی کررہی ہیں۔ وہ احمد شاہ مسعود کو شان و شوکت سے دعوت دیتے ہیں کیا یہ ملت مسلمہ کے زخموں پر علی الاعلان نمک چھڑکنا ہے یا نہیں ؟

یورپین یونین اس کو پارلیمنٹ میں نمائندہ سمجھتا ہے جو کہ افغان قوم کا قاتل ہے اور جن لوگوں کو خود اپنے ملک میں ایک چارپائی کی جگہ میسر نہیں وہ اقوام متحدہ میں ان کے صدر اور نمائندے ہیں۔ انکی ساری کارکردگی آپ نے دیکھی افغانستان پر پابندیاں لگائی گئیں ہزاروں لاکھوں لوگ مصیبت میں ہیں اور بچے تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں ہم اپنے اکوڑہ خٹک میں ایک کیمپ دیکھتے ہیں اس شدید گرمی میں تیس تیس ہزار افراد دس دس میل کے میدانوں میں کھلے آسمان تلے بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہیں اور ان کو پلاسٹک تک کے خیموں میں سر چھپانے کی جگہ نہیں ہے اور سینکڑوں افراد فاقوں سے مر رہے ہیں۔

جبر و طاغوت کے زندہ بڑے بت :

آج امریکہ کو اس بات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچ رہی اور جب بامیان کے دو بے جان پتھر (بت) کو توڑا جاتا ہے تو پورا یورپ اور امریکہ چیختا' چلاتا اور واویلا کرتا ہے اور مجھ سے بھی آکر بت شکنی کے متعلق پوچھتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ ان بتوں سے میرا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ وہ وقت لائے جب آپ کے جبر و طاغوت ظلم و عدوان کے بڑے بڑے بت کلنٹن 'بش 'یلسن جیسے زندہ بتوں کو ہم اسی طرح انشاء اللہ توڑ پھوڑ کر رکھ دیں گے۔

نیو ورلڈ آرڈر واحد مزاحمتی قوت :

میرے دوستو! میں عرض کررہا تھا کہ جنگ شروع ہوچکی ہے اور یہ قومیں فیصلہ کرچکی ہیں کہ آپ کا اسلامی تشخص 'آپ کے مدارس کو ختم کرانا اور آپ کی جہادی قوتوں کو ملیامیٹ کردینا ہے۔ یعنی آپ کے سارے نظام کو تہس نہس کرنا ہے کیونکہ وہ آپ کو نیو ورلڈ آرڈر کے راستے میں واحد مزاحم قوت محسوس کررہے ہیں اب اس جنگ کو کس نے لڑنا ہے ؟ آپ کے سیاستدانوں نے جن کی سیاست یورپ کی برآمد شدہ ہے آپ کے

حکمرانوں نے جو پورا عالم اسلام میں عالم کفر کے آلہ کار ہیں ان کے دریوزہ گر ہے آپ کا حسنی مبارک، آپ کا شاہ فہد آپ کے عرب امارت والے اور آپ کے ترکی، الجزائر، مراکش کے کارندے حکمران یہ سارے حکمران یہ تو دُم چھلے ہیں۔ وہ جنگ نہیں لڑ سکتے ہیں اور آواز نہیں اٹھا سکتے کہ افغانستان پر پابندی مت لگاؤ اور وہ فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں کہ افغانستان کی حکومت کو تسلیم کر لیں اس حد تک وہ غلام بن چکے ہیں وہ بیت المقدس کے بارے میں خاموش ہیں جہاں روزانہ بچوں کو بھونا جا رہا ہے اور آپ کے معصوم بچے توپوں اور بندوقوں کا مقابلہ غلیلوں سے کر رہے ہیں لیکن عالم اسلام کوئی بات نہیں کر سکتا کہ فلسطین ہمارا مسئلہ ہے، مسجد اقصیٰ ہمارا قبلہ اول ہے کشمیر ہماری جان ہے تو پھر یہ جنگ کون لڑے گا؟ آپ کے حکمران تو مفلوج اور غیروں کے ہاتھ گروی ہیں اور آپ کے عالم اسلام کے سیاستدان پاکستان کے نواز شریف، بے نظیر کیا وہ یہ جنگ لڑ سکتے ہیں جو روزانہ مغربی قوتوں کو شاباش دیتے ہیں اور اسلامی قوتوں کی نشاندہی ان کو کرواتے ہیں کہ ان قوتوں کو ختم کرو جو کلنٹن کے سامنے سرنڈر (تسلیم) اور سربسجود ہوتے ہیں۔ وہ غلام اپنے آقا (امریکہ) کی وفاداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کیا وہ لوگ یہ جنگ لڑیں گے؟ میں کہتا ہوں کہ آئندہ یہ جنگ اس فرسودہ سیاست کے ذریعہ سے نہیں لڑی جا سکتی ہے ہمیں اپنی پالیساں اور فیصلے تبدیل کرنے پڑیں گے اس فرسودہ سیاست اور مغربی شیطانی قوتوں کا جو چکر جمہوریت کے نام سے قائم ہے ان شیطانی جمہوریتوں کے ذریعے جو انہوں نے اپنے تحفظ کے لئے ہم پر مسلط کیا ہوا ہے وہ جمہوریت ترکی اور الجزائر میں مسلمان قوتوں کو آزادی نہ دے سکی، وہاں اسلامی نظام لانے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان چیزوں سے ہٹ کر سوچیں۔

قومیت جمہوریت کا نہیں اسلامیت کا دھارا:

ہمیں زمانے کے طور طریقوں کو دیکھ کر نہیں چلنا ہے لوگ کہتے ہیں کہ سیاستدان وہ ہیں جو زمانے اور حالات کو دیکھ کر حالات پہچاننے کی کوشش کرے۔ کہتے ہیں کہ ہوشیار وہ ہے جو قومی دھارے میں شامل ہو جائے قومی دھارا جو جمہوریت کا ہے۔ ہم نے ۵۴ سال جنگ لڑی اور اس دھارے میں شامل ہوئے اور ہم نے سوچا نہیں کہ یہ قومی دھارا کیا چیز ہوتا ہے جبکہ ہمارا تو کوئی قومی دھارا نہیں ہے۔ ہم قومی دھارا جانتے ہی نہیں ہمارا دھارا صرف اسلامیت کا دھارا ہے ہمارا قومی دھارا ہے یا غیر قومی، وہ اسلام اور اسلامیت ہی کا ہے۔ ہمارا منصب دنیا کے اشاروں کو دیکھ کر پالیساں بنانے کا نہیں ہمارا منصب قیادت کا منصب ہے اور امامت کا منصب ہے آپ علماء حق وارثین نبوت ہیں نبی کریم ﷺ نے آپ کو امامت اور قیادت کے منصب کا مستحق قرار دیا ہے ہم دنیا کے مناصب اور عہدے ٹھوکروں پر بھی نہیں مارتے چند پارلیمانی عہدے اور ممبری ہماری قیمت نہیں جس شخص کو اللہ اور رسول نے قائد نائب اور وزیر اعظم بنایا ہے اسے کیوں چھوڑ دیا جائے ہم اعلان کیوں نہیں کرتے کہ بس

اب تمہاری سیاست ختم اب تمہارا شیطانی چکر مستقبل میں نہیں چلنے دیں گے۔ اب اللہ اور رسول کے دین کی قیادت کے لئے ہمیں منظم اور ایک ہونا ہوگا بہر حال اس اجتماع کے ذریعے ہم امریکہ کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم آپکے شیطانی منصوبے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یہ الجزائر اور ترکی نہیں ہے یہ افغانستان کی ۲۰ لاکھ شہداء کے خون سے مستفید اور مستنیر تحریک ہے۔ ہم نے اس تحریک میں حالیہ ۲۰ سال کے دوران تازہ خون ڈالا ہے۔ تاریخ میں جس کی مثال نہیں ہے آپ اپنا ورلڈ آرڈر اور شیطانی چکر اپنے پاس رکھیں۔ ہم فلسطینیوں کے بچوں کی طرح جو کہ مجبور ہیں غلیلوں سے مقابلہ نہیں کریں گے ہم ایٹم ہم کا مقابلہ ایٹم بم سے کریں گے۔

ع جواب ترکی بہ ترکی دیں گے

اکیلے مقابلہ کرنا آسان نہیں سب کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا :

اسلام دشمن قوتیں حیران ہیں کہ یہ قوت (طالبان) کہاں سے آئی جبکہ پاکستان میں ایٹم بم اور افغانستان میں جذبہ جہاد بھی سامنے آرہا ہے ہم اس (امریکہ) کو پیغام دیتے ہیں کہ اب مقابلہ اتنا آسان نہ سمجھیں ہم آپ کو بھی سوویت یونین کی طرح ٹکڑے کر کے پاش پاش کر کے دم لیں گے اللہ کی نصرت اور جہاد کے جذبے سے ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں پھر میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جنگ بہت بڑی ہے۔ علمأ دیوبند کو اللہ تعالیٰ نے قائدانہ کردار دیا ہے لیکن اس جنگ میں ہم گروہی اور مکتبی تنگیوں میں نہیں پڑیں گے اس میں ہم سب لوگوں کو ساتھ لے کر شانہ بشانہ چلیں گے اس جنگ میں نہ کوئی بریلوی' نہ کوئی دیوبندی' نہ کوئی اہلحدیث' نہ کوئی غیر اہل حدیث ہوگا۔ ہم ان سب کو سینے سے لگا کر ساتھ چلیں گے اور ایک دینی قوت کی طرح ایک مٹھی ہو کر ان شاء اللہ جنگ لڑیں گے ہمارے مسلکی اور علمی اختلافات ہیں اور ہمارے سیاسی اختلافات بھی ہیں لیکن جب وقت آئے گا بڑے دشمن کے مقابلے میں ہم ان شاء اللہ ایک مٹھی ہوں گے ہم فرقہ واریت کے قائل نہیں ہیں ہم یکجہتی کے قائل ہیں اور وہ پیغام انشاء اللہ دنیا کو پہنچ رہا ہے ہم نے افغانستان کے بارے میں تجربہ کیا طالبان کے بارے میں مختلف خیالات تھے مسئلہ آیا امریکہ کے ظلم وجبر کا اور پابندیاں لگانے کا میں نے سب (جماعتوں) کے سامنے دامن پھیلایا کہ یہ صرف طالبان کا مسئلہ تو نہیں ہے طالبان کا جرم یہ ہے کہ ان کے ہاتھوں وہاں اسلامی نظام قائم ہو رہا ہے ابھی اسی اسلامی نظام کے ابتدائی خدو خال ہیں مکمل ہے یا نہیں ہے آپ کو اس سے اختلاف بھی ہو سکتا ہے لیکن دشمن کا مقصد یہ ہے کہ تمہارا اسلامی نظام تہس نہس ہو۔ آپ سب مل کر ایک ہو جائیں' دنیا نے دیکھا کہ اللہ نے جامعہ حقانیہ میں تمام دینی جہادی قوتوں کو اکٹھا کر دیا اور سب نے ناچیز کی صدا پر لبیک کہہ کر کہا کہ ہم افغانستان کے بارے میں ایک ہیں۔

کشمیر' اسامہ بن لادن' ملا عمر اور طالبان' پاکستانی طلبہ اور قوم کو کانفرنس کا پیغام :

ہم اس کانفرنس کے ذریعے سے کشمیر کے مسلمانوں کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ آپ اکیلے نہیں ہیں ہم اسامہ بن لادن عظیم مجاہد کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ آپ تخریب کار نہیں ہیں آپ دہشت گرد نہیں ہیں آپ مجاہد اسلام ہیں اور آپ پوری امت مسلمہ کے ہیرو ہیں آپ کا مسئلہ صرف آپکا یا نہ صرف طالبان کا نہیں ہے وہ پورے ملت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔

ہم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ آپ اسلامی نظام کے بارے میں جیسے ڈٹے ہوئے ہیں اسی طرح ڈٹے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دے آپ ہمارے لئے نمونہ ہیں آپ پورے عالم اسلام کے لئے نشاۃ ثانیہ کا ذریعہ بن سکتے ہیں کبھی ملا عمر اپنے آپ کو اکیلا نہ سمجھے۔ کفر سب آپکے خلاف ہے لیکن امت مسلمہ کے سوا ارب مسلمانوں کے دل آپ کے لئے دھڑک رہے ہیں۔ ہم پاکستان کے عوام کو پیغام دیتے ہیں کہ ان سیاستدانوں سے خدا کیلئے اپنی توقعات اب ختم کر دیں اور پاکستان کے نوجوانوں کو یونیورسٹیوں' کالجوں اور مدارس کے طالبان کو اسلامی انقلاب کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کا پیغام دیتے ہیں۔ ہم پاکستان میں طالبان کو مدارس تک محدود نہیں سمجھتے ہیں بلکہ یونیورسٹیوں کالجوں' سکولوں کے سٹوڈنٹ کو بھی طالبان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اس ملک میں اسلامی انقلاب سیاستوں سے نہیں آئے گا۔ میں خود تقریباً بیس سال تک پارلیمنٹ کا حصہ رہا اور یہ جنگ بھی علمائے دیوبند نے لڑی۔ ختم نبوت' قادیانیت آئین کا دستور وغیرہ کا فیصلہ اب آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

دیوبندیت کے عناصر اربعہ :

بہر حال میرے دوستو! آج آپ کو دار العلوم دیوبند کی تعلیمات آپ کو منتقل ہوں گی اور دار العلوم دیوبند کی تعلیمات کیا ہیں چار چیزیں ہیں عناصر اربعہ ایک توحید و سنت دیوبند نے توحید و سنت کی دعوت دی اختلافی مسائل کو بالائے طاق رکھا۔ اختلافی مسائل ہمارے مخالفین نے ابھارے ہماری دعوت صرف توحید و سنت ہیں اور دوسری اتباع سنت دیوبند سارا اتباع سنت میں ڈوبا ہوا ہے تیسری چیز تعلق مع اللہ روحانیت اللہ کا ذکر و فکر' روحانیت اور مراقبوں اور تصوف کے ذریعے وابستگی اور چوتھی چیز جو اہم ہے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے سر بکف سر بلند جو آپ کہتے ہیں اعلا کلمۃ کے لئے جہاد' توحید و سنت' اتباع سنت اور تعلق مع اللہ اور جہاد یہ عناصر اربعہ ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کسی نے ایک عنصر کو چھوڑا تو وہ پورا دیوبندی نہیں بن سکتا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ واخر دعوانا ان الحمد الله رب العالمين۔

قارئین الحق کیلئے اطلاع

جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ مہنگائی کی شدید لہر نے زندگی کے تمام شعبوں کو متاثر کیا ہے تازہ اقدام کے طور پر حکومت نے ڈاک سے وابستہ تمام متعلقات بھی مہنگے کر دئے ہیں۔ ماہنامہ الحق جو پچھلے چند سالوں سے اشتہارات کی بندش اور اعزازی رسالوں کی بہتات کی وجہ سے شدید مالی مشکلات کا شکار ہے ڈاک کی مہنگائی اور طباعت کے اخراجات اور کاغذ کی قیمت میں کئی گنا اضافہ سے اس پر بھی کافی اثر پڑا ہے اس لئے ہم مجبوراً اس کی قیمت میں پانچ روپے اضافہ کر رہے ہیں ۔امید ہے کہ قارئین علم دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے اس اضافہ کو بوجھ محسوس نہیں کریں گے۔ اگرچہ کافی عرصہ سے اس کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی مگر ہم قارئین پر بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے تھے لیکن اب ادارہ اس کا مزید متحمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے تازہ شمارہ نئے نرخوں پر قارئین کو بھیجا جائے گا۔

نیا نرخ نامہ درج ذیل ہے' **قارئین نوٹ فرمالیں**

پاکستان میں سالانہ چندہ = ۲۰۰روپے ____ فی شمارہ ۲۰ روپے

بھارت ________ ۴۵۰روپے __ ہوائی ڈاک ۶۵۰ روپے

بنگلہ دیش ______ ۵۵۰روپے

ایشیا' مشرق وسطیٰ مشرق بعید' افریقہ' یورپ و خلیجی ممالک ___ ۱۵ امریکی ڈالر

امریکہ' کنیڈا' آسٹریلیا ________ ۲۰ امریکی ڈالر